

"سبقت لے جانے والے لوگ"

تحریر: مصعب عمیر، پاکستان

دنیا اس وقت ایک عظیم تبدیلی کے دہانے پر کھڑی ہے کیونکہ کفر اور اسلام کے درمیان کشمکش اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے۔ پوری دنیا یہ دیکھ رہی ہے کہ کفر اور اس کے لوگوں کا غرور و تکبر بہت پکا ہو چکا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے ابتدائی ایگزیکٹو احکام نے امریکہ کی مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کو ثابت اور مزید مستحکم بھی کیا ہے۔ جہاں تک مسلم دنیا پر حکمرانی کرنے والے امریکی ایجنٹوں کا تعلق ہے، تو انہوں نے امریکہ کی ہی پیروی کی اور اسلام کو بزور قوت کچلنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ لیکن اس بات کا بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ مسلمانوں نے ظلم و جبر کے سامنے جھکنے کی جگہ رہنمائی اور مدد کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جانب رجوع کیا ہے۔ جیسے جیسے دشمن آگے بڑھ رہے ہیں ویسے ویسے مسلمانوں میں اپنے امور سے متعلق آگاہی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے وفاداری بھی بڑھ رہی ہے جس کو پوری مسلم دنیا اور باقی دنیا میں بھی محسوس کیا جاسکتا ہے۔ اور جبکہ دنیا اس کشمکش کے نتیجے کا انتظار کر رہی ہے، تو اس صورتحال میں ہمارے کندھوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہمیں اپنا سختی سے محاسبہ کرنا ہے اور دیکھنا ہے کہ اس کشمکش میں ہمارا کتنا حصہ ہے تاکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عبادت گزار اور برگزیدہ بندوں کی پہلی صف میں ہمارا شمار ہو اور اس کشمکش کا نتیجہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں سامنے آئے۔

اے مسلمانو! اس وقت اور اس موقع پر ہمارے کندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری ہے۔ ہمیں اسلامی ریاستِ خلافت کے ذریعے کتاب اللہ کے مطابق حکومت کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ نہ صرف اس ریاست کا قیام ہم پر لازم ہے جو کسی بھی ایسی ریاست ہی کی طرح کی ہوگی جسے جدید دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہے، بلکہ مزید برآں یہ ریاست فقط عثمانی خلافت جیسی صرف کوئی ریاستِ خلافت نہیں ہوگی بلکہ یہ نبوت کے نقش قدم پر خلافت ہوگی جو اللہ کے حکم سے ظالم حکمرانوں کی حکمرانی ہمیشہ کے لیے ختم کر دے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

يَرْفَعُهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَىٰ مِنْهَاجِ النَّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ

"پھر جابرانہ حکومت کا دور ہو گا جو (اس وقت تک) رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقش قدم پر خلافت قائم ہوگی۔ پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔"

اے مسلمانو! اللہ کے رسول ﷺ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ جب خلافت دوبارہ لوٹے گی تو یہ پہلی خلافت، جو نبوت کے نقش قدم پر تھی، کی طرح ہی ہوگی، یعنی یہ ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کی طرح ہی ہوگی۔ چنانچہ ایسی اعلیٰ پائے کی خلافت کے لیے اعلیٰ اقدار کے حامل افراد کی ضرورت ہے جو والی، مجلس شوریٰ کے اراکین، افواج کے کمانڈرز، قاضی اور اس جیسی دوسری ذمہ داریوں کو اپنے کندھوں پر اٹھا سکیں۔ لیکن یہ سب ہمارے دور میں کیسے ممکن ہے؟ کیونکہ ہماری موجودہ نسل رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح نہیں ہے وہ اصحاب جو سب سے بہتر تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: **خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي** "سب سے بہتر دور میرا دور ہے"۔ یہاں ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ان الفاظ پر یقین کرنا چاہیے کہ ہماری موجودہ نسل میں بھی کچھ، اگرچہ پہلوں کے مقابلے میں بہت ہی کم، مگر ایسے لوگ ہونگے جو بھلائی میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأُولَىٰ وَفَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ** "سبقت لے جانے والے تو سبقت لے جانے والے ہیں۔ وہی تو مقرب لوگ ہیں۔ نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔ اگلوں میں سے بہت ہونگے اور پچھلوں میں سے کم" (الواقع: 14: 10)

اے مسلمانو! یہ سبقت لے جانے والے کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو داہنی طرف کے لوگوں یعنی جنت کے مکینوں میں سے اعلیٰ مرتبہ و مقام کے حامل اور اللہ کے سب سے زیادہ نزدیک ہونگے۔ یہ داہنی طرف کے لوگوں کے سردار ہیں، ان لوگوں میں رسول، نبی، سچے مومنین اور شہداء شامل ہونگے۔ یہ جنت کے بلند ترین مقاموں کے مکین ہونگے۔ سبقت لے جانے والے کا مطلب ہے کہ وہ نیک اعمال کرنے والوں میں سبقت لے جانے والے تھے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں حکم دیا: **وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ** "لپکڑاؤں راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس جنت کی طرف جاتی جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے" (آل عمران: 133)، **سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ** "دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے" (الحمدید: 21)۔ چنانچہ وہ لوگ جو اس دنیا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تابعداری کی طرف جلدی کرتے ہیں اور نیک اعمال سرانجام دینے میں سبقت لے جاتے ہیں، وہ سبقت لے جانے والے مومنین کے ساتھ ہونگے، آخرت کے روز عزت سے نوازے جائیں گے اور اس زندگی میں اللہ کی طرف سے فتح و نصرت کے وعدے کے حق دار ہونگے۔

اے مسلمانو! ہمیں اسلام کے آغاز کے وقت کے داعیوں کے طرح داعی ہونا چاہیے، پس جو چاہتا ہے کہ وہ سبقت لے جانے والوں میں شمار کیا جائے اُسے دعوت کے رستے میں آنے والی مشقتوں کو اٹھانا ہے اور اللہ کے رستے میں جہاد اور شہادت کی راہ کو اپنانا ہے۔ یہی وہ لوگ ہونگے جو لوگوں کے درمیان ہدایت کو پھیلائیں گے، ظالموں کے قلعوں کو ملیا میٹ کریں گے، لوگوں کی گردنوں کو کفر قوانین کے طوق سے آزاد کرائیں گے اور دین کے نفاذ کو یقینی بنائیں گے۔ کیا ہم یہ نہیں دیکھتے کہ مسلمان حاملین دعوت کے چھوٹے چھوٹے لشکروں کے لیے شاید یہ ممکن نہ تھا کہ وہ فقط اپنے بل بوتے پر ان وسیع و عریض علاقوں کو آزاد کر سکتے اور انہیں دارالکفر سے دارالاسلام میں تبدیل کر سکتے اور وہاں کے لوگوں کو کافر سے مسلمان بنا دیتے۔ بلکہ یہ اُن کا پختہ ایمان اور اخلاص ہی تھا کہ جس نے انہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مدد کا حقدار بنا دیا، ایک ایسی مدد جس نے اُن کے وسائل اور صلاحیتوں کو کئی گنا بڑھا دیا، یہاں تک کہ کفار بھی یہ محسوس کرتے تھے کہ ان مسلمانوں کو غیب سے مدد مل رہی ہے۔

حامل دعوت اسلام کی طرف دعوت کے فریضے کو تمام فرائض پر ترجیح دینے کے اللہ کے حکم کو اپنے دل و دماغ میں بٹھالیتا ہے، اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ وہ دوسرے فرائض سے غفلت نہ برتے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ** "(اے نبی) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا" (التوبہ: 24)۔ پس اگرچہ یہ سچ ہے کہ ایک مسلمان پر اُس کے والدین، بیوی بچوں، بھائیوں، رشتے داروں، اُس کی تجارت اور مال و دولت سے متعلق اللہ سبحانہ تعالیٰ کی جانب سے فرائض عائد ہیں، چنانچہ وہ اُن کے لیے وقت نکالے گا اور اُن کے لیے محنت کرے گا، اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ وہ اُن سے غفلت نہ برتتے ہوئے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے لیے جتنا ممکن ہے وقت نکالے گا۔

اے مسلمانو! آج کا حامل دعوت بھی ماضی کے حامل دعوت کی طرح بننے کا متمنی ہے۔ اُس کے پاس بھی وہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ اسلامی سرزمینوں میں اسلام کی حکومت کا احیاء کر سکے اور اسلام کی دعوت کو پوری دنیا کی طرف لے کر جاسکے۔ چنانچہ یہ یاد رکھیں کہ ماضی میں ایک حامل دعوت اسلام کے افکار کے تحت ہی زندگی گزارتا تھا، وہ صرف اسلام کی خاطر زندہ رہنا چاہتا تھا اور وہ کبھی دعوت کی ذمہ داریوں کو ادا کیے بغیر مطمئن ہو کر نہیں بیٹھا۔ اسے اس وقت تک اطمینان نہیں ہوتا جب تک وہ انہیں انجام نہ دے لے۔ اس نے کسی تجارتی یا گھریلو بندھن کو اپنی دعوت پر حاوی نہیں ہونے دیا، بالکل اُسی طرح جیسے اُس نے ان بندھنوں کو اللہ کی یاد پر کبھی حاوی نہیں ہونے دیا۔ اُن حاملین دعوت نے اپنا گھر بار چھوڑ کر افریقہ، انڈونیشیا، چین اور جاپان جیسے ملکوں کے تجارتی سفر کئے، اور ہمیشہ اسلام کی دعوت کو مادی تجارت سے آگے رکھا، لاکھوں لوگوں کو اسلام کی راہ

ہدایت دکھائی اور تجارتی فائدے کے ساتھ ساتھ اللہ کی خوشنودی کو حاصل کیا۔ اُن کے نزدیک آخرت میں جنت کی خوشیوں، کہ جس کا وعدہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کیا ہے، اور وہاں کے ساتھیوں کے مقابلے میں خونی رشتے اور دنیاوی فائدے سب بے وقعت تھے۔

آئیے اُن لوگوں کو یاد کریں جنہوں نے سب سے پہلے نبوت کے نقش قدم پر خلافت کو قائم کیا تھا، وہ لوگ جو روئے زمین پر سب لوگوں سے بہتر تھے اور جن کی وجہ سے قرآن کی آیات نازل ہوئیں۔ اے مسلمان! ابو عبیدہ الجراح کے اُس وقت کو یاد کریں جب اُنہیں اسلام اور اپنے خونی رشتوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا۔ الحافظ البیہقی روایت کرتے ہیں کہ بدر کے موقع پر ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اُن کا والد مسلسل اپنے بتوں کی تعریف کر رہا تھا اور ابو عبیدہ اُسے نظر انداز کر رہے تھے۔ جب اُن کے والد نے بار بار اُن الفاظ کو دہرایا تو ابو عبیدہ اُس کی طرف لپکے اور اُسے قتل کر دیا۔ اِس موقع پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ "اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دین پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے" (المجادلہ: 22)

اے مسلمانو! سعد بن ابی وقاص رضہ اللہ عنہ کی مثال کو یاد کریں۔ جو فرماتے ہیں کہ یہ آیت اُن کے متعلق نازل ہوئی ہے: وَإِنْ جَهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِى مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا "لیکن اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے، تو ان کا کہنا نہ ماننا" (لقمان: 15)۔ سعد فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کی بہت عزت کرتا تھا لیکن جب میں مسلمان ہو گیا تو میری والدہ نے مجھے کہا کہ "اے سعد! یہ نئی چیز کیا ہے؟ میں یا تو تمہیں اپنا یہ دین (یعنی اسلام) چھوڑتے ہوئے دیکھوں یا پھر میں نہ کچھ کھاؤ گی اور نہ کچھ پیؤں گی یہاں تک کہ مجھے موت آ لے اور لوگ یہ کہیں گے کہ تمہیں اپنی ماں کے ساتھ کئے جانے والے عمل پر شرم آنی چاہیے اور وہ یہ بھی کہیں گے کہ تم نے اپنی ماں کو قتل کر دیا"۔ اِس پر میں نے کہا کہ "اے والدہ محترمہ ایسا نہ کریں کیونکہ میں کسی صورت اپنا یہ دین نہیں چھوڑوں گا"۔ وہ ایک دن اور ایک رات بغیر کھائے پیئے رہیں یہاں تک کہ بھوک پیاس سے نڈھال ہو گئیں، مگر اگلے دن اور اگلی رات پھر بھوک پیاسی رہیں اور اُن کی حالت انتہائی بُری ہو گئی۔ جب میں نے ایسا دیکھا تو میں نے کہا کہ "اے والدہ محترمہ اللہ کی قسم! اگر آپ کے پاس ایک سوزندگیاں ہوں اور وہ ایک ایک کر کے ختم ہوتی جائیں، میں پھر بھی کسی صورت اپنے اِس دین کو نہیں چھوڑوں گا چنانچہ آپ کی مرضی ہے کھائیں یا نہ کھائیں۔ اِس پر انہوں نے کھانا کھالیا"۔

اے مسلمانو! صہیب ابن سنان الرومی رضی اللہ عنہ کی مثال کو یاد کریں کہ جن کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ "اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں" (البقرہ: 207)۔ ابن عباس، انس، سعد بن مسیب، ابو عثمان النہدی، عکرمہ اور کئی دوسرے علماء نے کہا ہے کہ یہ آیت صہیب بن سنان الرومی کے متعلق ہی نازل ہوئی ہے۔ جب صہیب مکہ میں مسلمان ہو گئے اور انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو قریش کے لوگوں نے انہیں اپنی دولت کے ساتھ ہجرت کرنے سے روک دیا۔ یہ وہ دولت تھی جسے انہوں نے کئی سال کی محنت کے بعد جمع کیا تھا۔ قریش کے لوگوں نے کہا کہ اگر وہ اپنی دولت چھوڑ دے تو وہ انہیں ہجرت کرنے دیں گے۔ صہیب نے اپنی دولت چھوڑ دی اور ہجرت کو ترجیح دی، اِس پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ عمر بن خطاب اور کئی دوسرے صحابہ صہیب کو مدینہ کے نزدیک الحرہ کے مقام پر ملے تو انہوں نے صہیب سے کہا کہ "آپ کی تجارت کامیاب رہی" اِس پر صہیب نے جواب دیا کہ "آپ کی بھی، اللہ کرے کہ آپ کی تجارت بھی ناکامی سے دوچار نہ ہو۔ لیکن معاملہ کیا ہے؟" عمر نے اُن سے کہا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُن سے متعلق یہ آیت نازل کی ہے۔ یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رِبْحُ النَّبِيِّ ابْنَا يَحْيَى "اے ابویحییٰ (صہیب)! تمہاری تجارت کامیاب رہی"۔

اے مسلمانو! اللہ اور اُس کے رسول کے کام کو ہمیشہ ترجیح دینے کا یہ فیصلہ کوئی سالانہ یا ماہانہ اور پھر ہفتہ وار بنیادوں پر نہیں ہوا کرتا بلکہ اسے تو روزانہ، ہر گھنٹے اور ہر لمحے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک حامل دعوت اُس عظیم اجر سے آگاہ ہوتا ہے جو دعوت کے کاموں کے پھیلاؤ اور اُس کی حفاظت کے صلے میں ملتا ہے۔ وہ یہ سوچ کر کانپ اٹھتا ہے کہ اگر غفلت برتی گئی اور دنیا کی خاطر وہ راہِ راست سے ہٹ گیا تو اُس کے اور اِس امت کے ساتھ کیا ہوگا؟

بے شک یہ حقیقت ہے کہ جب حاملین دعوت سست پڑ گئے اور اپنی حاصل کردہ خوشحالی کے اندر لگن ہو گئے، تو اُس وقت اسلام کے دشمن جیت گئے اور مسلمان شکست خوردہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے، یہ اس وجہ سے نہ تھا کہ اُن کے پاس اسلحہ کی کمی تھی بلکہ ایسا اُن کے ایمان کی کمی اور عقیدے کے اندر کمزوری کے باعث ہوا تھا۔ بخاری، امام احمد اور ابوداؤد نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ عمر نے فرمایا (اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں): إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعَيْنَةِ وَأَخَذْتُمْ بِأَذْنَابِ الْبَقَرِ وَرَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ "اگر تم نے لیان (سود کی ایک قسم) میں کاروبار شروع کر دیا، گائیوں کی دموں کے پیچھے لگ گئے (یعنی کھیتی باڑی شروع کر دی)، زراعت پر قناعت کر کے بیٹھ گئے اور جہاد کو ترک کر دیا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ تم پر ذلت نازل کرے گا اور وہ اُس وقت تک تم سے نہیں ہٹے گی جب تک تم دوبارہ اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔" پس اللہ کی طرف سے کامیابی، اُس کی رضا اور اُس کی جنت کے حق دار بننے کے لیے دن رات ایک کر دو۔ کم سے کم سطح پر مطمئن نہ ہو کر بیٹھے رہو بلکہ انتھک محنت کرو تا کہ ہمارا شمار بھی اللہ کے غلاموں میں سبقت لے جانے والوں میں ہو۔ آئیے اپنے اعمال کو اس قدر بلند کریں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم پر مسکرائیں اور ہماری عرق ریزی کو تسکین بخشنے اور ہماری آنکھوں کو فتح و نصرت کی ٹھنڈک سے نوازے۔ آئیے وہ انتھک محنت کریں یہاں تک کہ ہم اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں جو دوسری خلافت راشدہ کے قیام کے ذریعے اسلام کا دوبارہ نفاذ کریں گے، اور جو روم کو فتح اور یہودیوں کو مغلوب کریں گے، جن کی وجہ سے پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو گا اور صلیب ٹوٹ جائے گی اور روئے زمین پر کوئی علاقہ ایسا نہ ہو گا جہاں سے جزیہ لینا باقی ہو۔